Homosexuality (ہم جنس پرستی) کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: sar 7971 تاریخ: 16-08-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ Homosexuality (یعنی مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ ہم جنس پرستی) کو جائز سمجھنے والے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس سوال کے جواب سے متعلق چھ اعتبار سے گفتگو کی جائے گی:

(1) مختصر تمہید۔

(2) Homosexuality , Lesbian & Gay کی وضاحت۔

(3) اس عملِ بد کی ابتداء کب اور کیسے ہوئی؟

(4) اس کی عقلی و طبی خباثتیں۔

(5) اس کا شرعی حکم۔

(6) اسے جائز سمجھنے والے کا حکم۔

(1) اللہ عزوجل نے انسانوں کے لیے "نکاح" کا ایک مقدس نظام دیا ہے، تاکہ انسانوں کو اپنے جذبات کی تکمیل کے لیے جائز اور مناسب راہ مل سکے۔ اخلاقی طور پر بے راہ روی کا شکار نہ ہوں، نسل انسانی کی بقا کا سامان مہیا ہو اور لوگ ایک خاندانی نظام کے تحت معاشرے میں امن و سکون کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں۔ نیز انسان کی فطرتِ سلیمہ بھی بے حیائی کو قبول نہیں کرتی، بلکہ اس سے باز رہنے کی تلقین کرتی ہے۔ اللہ پاک نے انسان کو عقلِ سلیم عطا فرما کر دیگر

مخلوق پر شرف بخشا۔ اگر انسان اس خاصیت کو بروئے کار لائے، تو دنیا کا کامیاب ترین انسان ہے اور اگر نفس کے ہاتھوں عاجز ہو جائے اور اچھے بُرے کی تمیز بھول جائے، تو جانوروں سے بھی بدتر ہے کہ جانور بھی فطری طور پر نفع ونقصان کی تمیز رکھتے ہیں۔ جانوروں کا مقصد کھاپی کر اپنی شہوت نکال کر آخرت کے خوف سے بے خبر ہو کر زندگی گزارنا ہے، اب اگر انسان بھی ایسا ہو جائے کہ کھانے پینے اور بدفعلی کے ذریعے اپنی شہوانی خواہشات کو پورا کرنا اپنا مقصد بنالے، تو یہ انسانی فطرت سے پھرنا اور جانوروں سے بھی بدتر ہونا ہے۔ دین اسلام نہایت پاکیزہ مذہب ہے، جو مکارمِ اخلاق، اعلیٰ صفات اور عمدہ کردار کی تعلیم دیتا ہے اور جسمانی، باطنی طہارت کے ذریعے ایک باحیاء معاشرہ تشکیل دیتا ہے، عفت وحیاء کو ایمان کا حصہ قرار دیتا ہے، بے راہ روی اور فُحش کو برداشت نہیں کرتا، بلکہ اس کے مُرتکِبین کی سزا تجویز کرتا ہے، تاکہ یہ نسلِ انسانی پاکیزہ اور بامقصد زندگی بسر کرسکے۔

(2)ہم جنس پرستی(Homosexuality)کی وضاحت:

فی زمانہ عالمی سطح پر تہذیب وتمدن کے دعوے دار کئی غیر مسلم ممالک نے اللہ تعالی کے اس نظام سے بغاوت کرتے ہوئے اپنے معاشروں میں لواطت کو قانوناً، جائز قرار دے رکھا ہے، بلکہ کئی مسلم ممالک میں بھی یہ وَبا پھیلتی چلی جارہی ہے اور جن ملکوں میں اسے قانوناً اگرچہ جائز قرار نہیں دیا گیا، وہاں بھی بہت سے لوگ اس غیر فطری عادت اور حرام کاری میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اس حرام کاری کو قانوناً، جائز قرار دینے والے ملکوں میں اخلاقی اور خاندانی نظام کی تباہی کا حال کھلی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔ انگلش میں ہم جنس پرستی کو Homosexuality کہتے ہیں۔

پھر اس کی دو صورتیں یہ ہیں:

(1)Gay: مرد کا مرد سے بدفعلی کرنا، جسے اغلام بازی، لواطت بھی کہا جاتا ہے۔

(2)Lesbian: عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی لذت حاصل کرنا، اسے عربی میں السحاق کہا جاتا ہے۔

(3)ہم جنس پرستی کی ابتدا:

ہم جنس پرستی کی ابتدا کے متعلق قرآن مجید میں ہے ﴿وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: ”اور (ہم نے) لوط کو بھیجا، جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہاں میں کسی نے نہیں کی؟“ (پارہ8، سورۃالاعراف، آیت80)

مذکورہ بالا آیت کے تحت تفسیر روح البیان میں ہے: ”اخصبت بانواع الثمار والحبوب فتوجه اليهم

الناس من النواحي والاطراف لطلب المعروف فتاذوا من كثرة ورود الفقراء فعرض لهم ابليس في صورة شيخ وقال ان فعلتم بهم كذا و كذا نجوتم منهم فابوا فلما الح الناس عليهم قصدوهم فاصابوا غلمانا صباحا فاخبثوا فاستحكم فيهم ذلك و كانوا لا ينكحون الا الغرباء وقال الكلبي اول من فعل به ذلك الفعل ابليس الخبيث حيث تمثل لهم في صورة شاب جميل فدعاهم الى نفسه ثم عملوا ذلك العمل بكل من ورد عليهم من المرد قضاء لشهوتهم ودفعا لهجوم الناس عليهم وعاشوا بذلك العمل زمانا" یعنی: اس قوم کی بستیاں بہت آباد اور نہایت سر سبز و شاداب تھیں اور وہاں طرح طرح کے اَناج اور پھل میوے بکثرت پیدا ہوتے تھے۔ اس خوشحالی کی وجہ سے اکثر دوسرے علاقوں کے لوگ ان آبادیوں میں آنے لگے، تو یہاں کے باشندے ان فقرا کے کثرت سے آنے کی وجہ سے پریشان ہو گئے، لیکن انہیں روکنے اور بھگانے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی، تو اس ماحول میں ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور ان لوگوں سے کہنے لگا: اگر تم لوگ ان کی آمد سے نجات چاہتے ہو، تو یوں کرو کہ جب بھی ایسا کوئی شخص تمہاری بستی میں آئے، تو اس کے ساتھ ایسا ایسا عمل (بد فعلی) کرو، تو انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کیا، پھر جب باہر سے آنے والے اور زیادہ ہو گئے، تو یہاں کے لوگوں نے وہ برا عمل کرنا شروع کر دیا اور وہ خوبصورت لڑکوں کے ساتھ یہ عمل کرتے، یہاں تک کہ ان کو اس کی عادتِ بد پڑ گئی اور کلبی نے کہا سب سے پہلے ابلیس خبیث نے یہ عمل کیا اس طرح کہ وہ ایک حسین و جمیل لڑکے کی شکل میں اس بستی میں داخل ہوا اور ان لوگوں کو اپنی طرف مائل کر کے برا عمل کروایا، پھر ان لوگوں نے اپنی خواہشات کو پورا کرنے اور آنے والوں کو کم کرنے کے لیے ہر آنے والے خوبصورت مرد کے ساتھ یہ عمل کرنا شروع کر دیا اور ایک زمانہ دراز تک اس میں ملوث رہے۔ **(روح البیان، الاعراف، ج3، ص197، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)**

اسی آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "اس آیت سے معلوم ہوا کہ اغلام بازی قومِ لوط کی ایجاد ہے، اسی لیے اسے "لواطت" کہتے ہیں۔" **(تفسیر صراط الجنان، ج03، ص362، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

Gay(لواطت) کی مذمت:

قرآن و سنت میں لواطت و بد فعلی کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی، بیشک وہ بُرے لوگ نافرمان تھے۔ **(پارہ17، سورۃ الانبیاء، آیت74)**

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر قومِ لوط والے عمل کا سب سے زیادہ خوف ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب من عمل عمل قوم لوط، ج3، ص230، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: "لعن اللہ من عمل عمل قوم لوط" ترجمہ: اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو قومِ لوط والا عمل کرے۔

(سنن الکبری للنسائی، ابواب التعزیرات والشہود، من عمل عمل قوم لوط، ج4، ص322، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شعب الایمان میں ہے: "عن ابی سہل قال: سیکون فی ھذہ الامۃ قوم یقال لھم اللوطیون علی ثلاثۃ اصناف: صنف ینظرون وصنف یصافحون وصنف یعملون ذلک العمل" ترجمہ: حضرت ابو سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عنقریب اس امت میں ایک قوم آئے گی جسے لوطیہ کہا جائے گا، وہ لوگ تین طرح کے ہوں گے: وہ جو (شہوت کے ساتھ) اَمرَدوں کو دیکھیں گے، ایک وہ ہوں گے جو ان سے ہاتھ ملائیں گے اور ایک وہ ہوں گے جو ان سے لواطت کریں گے۔ (شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، ج7، ص287، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، ریاض)

کنز العمال میں ہے: "من مات وھو یعمل عمل قوم لوط سار بہ قبرہ حتی یصیر معھم ویحشر یوم القیامۃ معھم" ترجمہ: جو اس حال میں مرا کہ قوم لوط جیسا عمل کرتا ہو، تو اس کی قبر قوم لوط کی طرف منتقل ہو جائے گی، یہاں تک کہ قیامت والے دن قومِ لوط کے ساتھ حشر ہو گا۔

(کنز العمال، کتاب الحدود، ج5، ص506، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "قال ابن عباس رضی اللہ عنھما ان اللوطی اذا مات من غیر توبۃ فانہ یمسخ فی قبرہ خنزیرا" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر لواطت کرنے والا بغیر توبہ مر جائے، تو اسے قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جاتا ہے۔ (الکبائر، ص57، مطبوعہ دار الندوۃ الجدیدۃ، بیروت)

Lesbian (عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی لذت حاصل کرنے) کی مذمت:

عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی عمل کر کے اپنی شہوت کو تسکین دینا بھی انتہائی مذموم اور حرام ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ الّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا

﴿فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ فِى الۡبُيُوۡتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰٮهُنَّ الۡمَوۡتُ اَوۡ يَجۡعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيۡلًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: ''اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں، ان پر خاص اپنے میں کے چار مَردوں کی گواہی لو، پھر اگر وہ گواہی دے دیں، تو ان عورتوں کو گھر میں بند رکھو، یہاں تک کہ انہیں موت اٹھالے یا اللہ ان کی کچھ راہ نکالے۔'' (پارہ4، سورہ النساء، آیت 15)

تفسیر کبیر میں امام ابو مسلم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ہے: ''ان المراد بقوله واللاتی یاتین الفاحشة السحاقات'' یعنی اللہ پاک کے اس قول ﴿وَ الّٰتِىۡ يَاۡتِيۡنَ الۡفَاحِشَةَ﴾ سے مراد خود عورت کا عورت سے بے حیائی کا کام کرنا ہے۔ (تفسیر الکبیر، جلد9، صفحہ528، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

علامہ مُلّا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ''ان الاولی فی باب السحاقات'' یعنی پہلی آیت ﴿وَ الّٰتِىۡ يَاۡتِيۡنَ الۡفَاحِشَةَ﴾ ان عورتوں کے بارے میں ہے کہ جو عورت عورت سے بدفعلی کرے۔

(التفسیرات الاحمدیہ، صفحہ19، مطبوعہ مکتبۃ الشرکۃ)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سحاق النساء زنا بینھن'' ترجمہ: عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی عمل کرنا ان کے درمیان زنا ہے۔ یعنی جس طرح زنا حرام ہے اسی طرح عورت کا عورت کے ساتھ جنسی عمل کرنا حرام ہے۔

(شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، جلد4، صفحہ376، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیثمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ''(مساحقة النساء وھو ان تفعل المراة بالمراة مثل صورة ما یفعل بھا الرجل) کذا ذکرہ بعضھم واستدل له بقوله: السحاق زنا النساء بینھن وقوله: ثلاثة لا یقبل اللہ منھم شھادة ان لا اله الا اللہ: الراکب والمرکوب، والراکبة والمرکوبة، والامام الجائر'' ترجمہ: مُسَاحَقَةُ النِّسَاء یہ ہے کہ عورت عورت کے ساتھ اسی طرح بدفعلی کرے جیسے مرد آپس میں کرتے ہیں، جیسا کہ بعضوں نے ذکر کیا ہے، انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے: عورتوں کا آپس میں سحاق زنا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: اللہ پاک تین لوگوں کی شہادت قبول نہیں کرتا، بدکاری کرنے والا اور کروانے والا، بدکاری کرنے والی اور کروانے والی اور ظالم حکمران۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد2، صفحہ235، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

اس کی مذمت کے لیے یہی کافی ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی عورتیں اسی عمل کے سبب عذاب کی حقدار ٹھہریں اور مَردوں کے ساتھ یہ بھی مبتلائے عذاب ہوئی تھیں، جیسا کہ حضرت محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

پوچھا گیا: ”عذب اللہ نساء قوم لوط بعمل رجالھا ؟قال :اللہ اعدل ۔۔۔یستغنی الرجال بالرجال والنساء بالنساء “یعنی: کیا اللہ پاک نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی عورتوں کو ان کے مَردوں کے عمل کے سبب عذاب میں مبتلا کیا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: بیشک اللہ پاک سب سے زیادہ انصاف فرمانے والا ہے۔ اس قوم کے مرد مَردوں سے اور عورتیں عورتوں سے شہوت پوری کیا کرتے تھے(اس لیے مردوں کے ساتھ عورتیں بھی مبتلائے عذاب ہوئیں۔) (تاریخ ابن عساکر، جلد50، صفحہ320، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

(4)لواطت کی عقلی اور طبّی خباشتیں:

لواطت کی عقلی و طبی خباثتوں کو بیان کرتے ہوئے شیخ القرآن مفتی محمد قاسم عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی اپنی مشہورِ زمانہ تفسیر بنام ”صراط الجنان“ میں لکھتے ہیں: ”لواطت کا عمل عقلی اور طبی دونوں اعتبار سے بھی انتہائی خبیث ہے۔

عقلی اعتبار سے اس کی ایک خباثت یہ ہے کہ یہ عمل فطرت کے خلاف ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فطری اعتبار سے مرد کو عمل کرنے والا اور عورت کو خاص مقام میں عمل قبول کرنے والا بنایا ہے اور لواطت انسان تو انسان جانوروں کی بھی فطرت کے خلاف ہے کہ جانور بھی شہوت پوری کرنے کے لیے نر کی طرف یا مادہ کے خاص مقام کے علاوہ کی طرف نہیں بڑھتا، اس لیے لواطت کرنے والا اپنی فطرت کے خلاف چل رہا ہے اور فطرت کے خلاف چلنا عقلی اعتبار سے انتہائی قبیح ہے۔

دوسری خباثت یہ ہے کہ اس کی وجہ سے نسلِ انسانی میں اضافہ رُک جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نسلِ انسانی میں اضافے کا یہ طریقہ مقرر فرمایا ہے کہ مرد اور عورت دونوں میں شہوت رکھی اور اس شہوت کی تسکین کے لیے جائز عورت کو ذریعہ بنایا، جب یہ اپنی شہوت پوری کرتے ہیں، تو اس کے نتیجے میں عورت حاملہ ہو جاتی اور کچھ عرصے بعد اس کے ہاں ایک انسان کی پیدائش ہوتی ہے اور اس طرح انسانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اب اگر شہوت کو اس کے اصل ذریعے کی بجائے کسی اور ذریعے سے تسکین دی جائے، تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نسلِ انسانی میں اضافہ رُک جائے گا اور اس صورت میں انتہائی سنگین مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا، جیسے وہ ممالک جن میں لواطت کے عمل کو رواج دیا گیا ہے ، آج ان کا حال یہ ہو چکا ہے کہ وہ دوسرے ممالک کے لوگوں کو اپنے ہاں بلوا کر اور انہیں آسائشیں دے کر اپنے ملک کے لوگوں کی تعداد بڑھانے پر مجبور ہیں۔

تیسری خباثت یہ ہے کہ اس عمل کی وجہ سے انسانیت ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ مرد کا عورت سے اپنی شہوت کو پورا کرنا جانوروں کے شہوانی عمل سے مشابہت رکھتا ہے، لیکن مرد و عورت کے اس عمل کو صرف اس لیے اچھا قرار دیا

گیاہے کہ وہ اولاد کے حصول کا سبب ہے اور جب کسی ایسے طریقے سے شہوت کو پورا کیا جائے جس میں اولاد حاصل ہونا ممکن نہ ہو، تو یہ انسانیت نہ رہی، بلکہ نری حیوانیت بن گئی اور کسی کا مرتبۂ انسانی سے گر کر حیوانوں میں شامل ہونا عقلی اعتبار سے انتہائی قبیح ہے۔

چوتھی خباثت یہ ہے کہ لواطت کا عمل ذلت ورسوائی اور آپس میں عداوت اور نفرت پیدا ہونے کا ایک سبب ہے، جبکہ شوہر کا اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنا عزت کا ذریعہ اور ان میں الفت و محبت بڑھنے کا سبب ہے، جیسا کہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً﴾ ترجمہ کنزالعرفان: ”اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان کی طرف آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔“

اور عقلِ سلیم رکھنے والے کے نزدیک وہ عمل ضرور خبیث ہے، جو ذلت ورسوائی اور نفرت وعداوت پیدا ہونے کا سبب بنے۔

طبّی طور پر اس کی خباثت کے لیے یہی کافی ہے کہ انسان کی قوتِ مُدافعت ختم کر کے اسے انتہائی کَرب کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دینے والا اور ابھی تک لا علاج مرض پھیلنے کا بہت بڑا سبب لواطت ہے اور جن ممالک میں لواطت کو قانونی شکل دے کر عام کرنے کی کوشش کی گئی ہے ان میں دیگر ممالک کے مقابلے میں ایڈز کے مرض میں مبتلا افراد کی تعداد بھی زیادہ ہے۔

اور اس کی دوسری طبّی خباثت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے رحم میں منی کو جذب کرنے کی زبردست قوت رکھی ہے اور جب مرد اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرتا ہے، تو اس کے جسم کا جو حصہ عورت کے جسم میں جاتا ہے، تو رحم اس سے منی کے تمام قطرات جذب کر لیتا ہے، جبکہ عورت اور مرد کے پچھلے مقام میں منی جذب کرنے کی صلاحیت نہیں رکھی گئی اور جب مرد لواطت کا عمل کرتا ہے، تو اِس کے بعد لواطت کے عمل کے لیے استعمال کیے گئے جسم کے حصے میں منی کے کچھ قطرات رہ جاتے ہیں اور بعض اوقات ان میں تَعَفُّن پیدا ہو جاتا ہے اور جسم کے اس حصے میں سوزاک وغیرہ مہلک قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں اور اس شخص کا جینا دشوار ہو جاتا ہے۔“

(تفسیر صراط الجنان، ج03، ص364تا366، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(5)ہم جنس پرستی کا شرعی حکم:

Homosexuality (ہم جنس پرستی) خبیث ترین، ناجائز، حرام و گناہ کبیرہ ہے، جس کی مذمت بیان کرتے

ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان:"اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی؟" (پارہ8،سورۃالاعراف،آیت80)

لواطت اور سحاق (Lesbian and gay) کے قومِ لوط کے عمل میں سے ہونے کے بارے میں روح المعانی میں ہے:"والحق بها بعضهم السحاق وبدا ایضا فی قوم لوط علیه السلام فکانت المراة تاتی المراة فعن حذیفة رضی اللہ تعالی عنه انما حق القول علی قوم لوط علیه السلام حین استغنی النساء بالنساء والرجال بالرجال"یعنی: بعض فقہائے کرام نے سحاق (یعنی عورت کا عورت کے ساتھ جنسی عمل کرنے) کو قوم لوط کے عمل میں شامل کیا ہے، کیونکہ ان کی عورت عورت کے ساتھ بدفعلی کرتی تھی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اس وقت عذاب کی حقدار ٹھہری جب ان کی عورتیں عورتوں سے اور مرد مَردوں سے شہوت پوری کرنے میں مشغول ہوگئے۔

(روح المعانی فی تفسیر القرآن، جلد4، صفحہ410، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

مجمع الزوائد میں ہے:"عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا استحلت امتی ستا فعلیهم الدمار اذا ظهر فیهم التلاعن وشربوا الخمور ولبسوا الحریر واتخذوا القیان واکتفی الرجال بالرجال والنساء بالنساء"ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت چھ (حرام) چیزوں کو حلال سمجھ لے گی، اس وقت ان کی ہلاکت ہوگی، جب ایک دوسرے کو لعنت کریں، شرابیں پیئں، ریشم پہنیں، گانے باجے کو اختیار کریں، مرد مرد کی حاجت پوری کرنے کے لیے کافی ہو اور عورت عورت کی حاجت پوری کرنے کے لیے کافی ہو۔

(مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب ثان فی امارت الساعۃ، جلد7، صفحہ640، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

بحرالرائق میں ہے:"ان اللواطة محرمة عقلا وشرعا وطبعا بخلاف الزنا وانه لیس بحرام طبعا فکانت اشد حرمة منه، وفی فتح القدیر وهل تکون اللواطة فی الجنة ای هل یجوز کونها فیها، والصحیح انها لا تکون فیها لانه تعالی سماه خبیثة فقال تعالی ﴿کانت تعمل الخبائث﴾ والجنة منزهة عنها ملخصا"ترجمہ: بلاشبہ لواطت عقلاً اور شرعاً اور طبعاً حرام ہے، بخلاف زنا کے کہ زنا طبعاً حرام نہیں ہے۔ تو لواطت کی حرمت زنا سے زیادہ سخت ہے، فتح القدیر میں ہے کہ جنت میں لواطت جائز ہوگی؟ صحیح یہ ہے کہ جنت میں لواطت نہیں

ہو گی، کیونکہ اللہ عزوجل نے لواطت کا نام خبیث رکھا اور فرمایا وہ بستی (یعنی قوم لوط) گندے کام کرتی تھی اور جنت خباثت سے منزہ ہے۔ (بحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الحدود، ج5، ص17، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے:"ان الزنا حرام، اللواط محرم ایضا، بل ھو افحش من الزنا لقولہ عزوجل: ﴿وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ﴾، فسماہ الحق تعالی فاحشۃ"ترجمہ: بیشک زنا حرام ہے، اسی طرح لواطت بھی حرام ہے، بلکہ لواطت زنا سے بھی زیادہ فحش ہے، کیونکہ اللہ پاک کا فرمان موجود ہے:﴿وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ﴾ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا نام فاحشہ رکھا۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج7، ص5346، مطبوعہ دار الفکر، دمشق)

سحاق کے گناہ کبیرہ ہونے کے بارے میں امام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:"الکبیرۃ الثانیۃ والستون بعد الثلاث مائۃ: مساحقۃ النساء وھو ان تفعل المراۃ بالمراۃ مثل صورۃ ما یفعل بھا الرجل"یعنی: تین سو کے بعد باسٹھواں بڑا گناہ مساحقۃ النساء ہے: اور وہ یہ ہے کہ عورت عورت کے ساتھ اسی طرح بد فعلی کرے، جیسے مرد آپس میں کرتے ہیں۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد2، صفحہ235، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سحاق کے بالاتفاق حرام ہونے کے بارے میں موسوعۃ فقہیہ کویتیہ میں ہے:"لا خلاف بین الفقھاء فی ان السحاق حرام لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: السحاق زنی النساء بینھن"یعنی فقہائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ بیشک سحاق (یعنی عورت کا عورت کے ساتھ جنسی عمل کرنا) حرام ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی عمل کرنا ان کے درمیان زنا ہے۔یعنی جس طرح زنا حرام ہے، اسی طرح عورت کا عورت کے ساتھ جنسی عمل کرنا حرام ہے۔

(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، جلد24، مطبوعہ مصر)

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے:"السحاق: (وھو فعل النساء بعضھن ببعض) حرام"ترجمہ: سحاق (اور بعض عورتوں کا بعض عورتوں کے ساتھ جنسی عمل کرنا) حرام ہے۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ، جلد7، صفحہ5346، مطبوعہ دار الفکر، دمشق)

(6) اس کی حرمت کا انکار کرنے والے کے کافر ہونے کے بارے میں مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات:1391ھ) لکھتے ہیں:"فاحشہ (بے حیائی) وہ گناہ ہے جسے عقل بھی برا سمجھے۔ کفر اگرچہ

بدترین گناہ کبیرہ ہے، مگر اسے رب (عزوجل) نے فاحشہ (یعنی بے حیائی) نہ فرمایا، کیونکہ نفسِ انسانی اس سے گھن نہیں کرتی۔ بھتیرے عاقل (عقلمند کہلانے والے) اس میں گرفتار ہیں، مگر اِغلام (یعنی بدفعلی) تو ایسی بُری چیز ہے کہ جانور بھی اس سے متنفر ہیں، سوائے سور کے۔ لڑکوں سے اغلام حرام قطعی ہے، اس کے حرام ہونے کا منکر (یعنی انکار کرنے والا) کافر ہے۔" **(نورالعرفان، صفحہ500، مطبوعہ پیر بھائی اینڈ کمپنی)**

تفسیر صراط الجنان میں ہے: "اس آیت سے معلوم ہوا کہ اغلام بازی قومِ لوط کی ایجاد ہے، اسی لیے اسے "لواطت" کہتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ لڑکوں سے بدفعلی حرام قطعی ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔"

(تفسیر صراط الجنان، جلد3، صفحہ80، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

منح الروض میں ہے: "من انکر حرمۃ الحرام المجمع علی حرمتہ او شک فیھا، ای یستوی الامر فیھا کالخمر والزنا واللواطۃ والربا۔۔۔ کفر" جس نے حرامِ اجماعی کی حرمت کا انکار کیا یا اُس کے حرام ہونے میں شک کیا، وہ کافر ہے، جیسے شراب، زنا، لواطت، سود۔ **(منح الروض، صفحہ503، دار البشار الاسلامیہ)**

بحر الرائق اور درمختار میں ہے: "یکفر مستحلھا عند الجمھور" ترجمہ: جمہور علمائے مذہب کے نزدیک اس (یعنی بدفعلی) کو حلال جاننے والا کافر ہے۔

(بحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الحدود، جلد5، صفحہ28، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلی حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لواطت کے حلال ہونے کے قائل کے بارے میں لکھتے ہیں: "حِلِّ لواطت کا قائل کافر ہے۔" **(فتاوی رضویہ، ج23، ص694، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "اغلام کو حلال جاننے والا کافر ہے، یہی مذہب جمہور ہے۔" **(بہار شریعت، ج02، ص381، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

17 محرم الحرام 1444ھ 16 اگست 2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے